© rasailojaraid.com

یورپ اور قرآن

(از جناب ڈاکٹر خالد شیلڈرک صاحب (لندن)

(مترجمہ مولوی عزیز احمد صاحب بی۔ اے)

مجلس تحریک ترجمۂ قرآن بزبان ممالکِ غیر محروسۂ سرکارِ عالی کے ماہانہ اجلاس (مورخہ ۱۶ شعبان ۱۳۵۱ھ) منعقدہ "سیف گلشن" دولتکدہ نواب سیف نواز جنگ بہادر سلطان الملک صدرِ مجلس کو رکی اس تقریر کا ترجمہ ہے جو الحاج جناب نواب فخر یار جنگ بہادر معتمد فینانس کی صدارت میں جناب مولانا ڈاکٹر خالد شیلڈرک پریسیڈنٹ ویسٹرن اسلامک اسوسی ایشن (لندن) نے بزبانِ انگریزی معززین تعلیم یافتہ جماعت کے سامنے کی تقریر اصل زبان میں پمفلٹ کی شکل میں الگ سے شائع ہو چکی ہے تاہم ضرورت تھی کہ اردو کا جامہ بھی پہنا دیا جائے تاکہ خصوصیت کے ساتھ تقریر کے ان ہر دو حصہ کی ایک مرتبہ پھر تکرار ہو جائے جس میں غیر مسلموں کے ترجمہ کی لائی ہوئی آفت اور خاص کسی مسلم کے ترجمۂ قرآن کی جلدیں بطور امداد کے یورپ میں پہنچانے کی تجویز پر غور کرنے اور اس میں شریک ہونے کا ناظرین ترجمان القرآن کو بھی موقع مل سکے۔

مجھے اپنے اسلامی بھائی مولانا ڈاکٹر خالد شیلڈرک صاحب کی تجویز سے پوری ہمدردی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ذریعہ سے قرآن مقدس کی مجلدات بکثرت یورپ میں پہنچ جائیں۔ (مترجم)

جنابِ صدر اور برادران!

آپ نے مجھ سے یہ درخواست کر کے عزت بخشی ہے کہ میں بحیثیت ایک مغربی باشندے کے قرآنِ پاک کے متعلق اپنے خیالات آپ کے سامنے پیش کروں۔ میں نے اس مقدس کتاب کے متعلق سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۳ء میں مسٹر سیل کے ترجمے سے کچھ معلومات حاصل کیں۔ لیکن مجھے اس سلسلے میں سب سے پہلے کہہ دینا چاہیے کہ جب میں نے صاحبِ ترجمہ کا لکھا ہوا طولانی دیباچہ پڑھا تو پہلی سورہ کی تلاوت سے پہلے ہی اصل متن سے کچھ نفرت سی پیدا ہو گئی کیونکہ دیباچہ میں اس مقدس کتاب کو کچھ تو انجیل کی نقالی اور کچھ عرب کی نقالی روایتوں کا مجموعہ بنا کر پیش کیا گیا تھا۔ سیل کے بیان کے مطابق قرآن عربی ادب کی ایک معیاری کتاب کی شکل میں پیش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ہوئی چیز ہے جس کی معاشرتی اور مذہبی نقطۂ نظر سے کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ سیل صاحب نے متن کی بہت سی غلطیاں بتلانے کی کوشش کی ہے اور پیغمبروں کے متعلق عموماً اور حضرت عیسیٰؑ کے متعلق خصوصاً پراگندہ اور نامکمل چٹکلے بھی بیان کئے ہیں۔

بہرحال میں نے متن کا مطالعہ شروع کیا اور پہلی ہی سورۃ کے پڑھنے سے مجھ پر ایک کشف کا عالم طاری ہوگیا۔ میں اظہار خیال کی پاکیزگی سے بے انتہا متاثر ہوا اور اس عظیم الشان دعا کے ساتھ جسے اب میں اپنی روزانہ نمازیں دہرایا کرتا ہوں اپنی ذات کو بالکل ہم آہنگ پایا۔ اس کے بعد جب دوسری سورۃ پر پہنچا تو مجھے محسوس ہونے لگا کہ میں نے اس کی ابتدائی چند آیتوں سے اسلام کی روح پر ادراک حاصل کر لیا ہے عمل اور ایمان میرے خیال میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتوں کا صحیح مفہوم ہیں۔ پھر میں ایک ایسی آیت پر پہنچا جس سے صاف طور پر ظاہر ہوا کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو دنیا میں جذبات اخوت اور ہمدردی کی نشر و اشاعت کا حامل ہے اور دوسرے مذاہب سے تعارض نہیں کرتا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ ان الذین آمنوا والذین ہادو والنصریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ اس سے مجھے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ اسلام میں خدا کا تصور کسی ایسے ایک قبیلہ کے چھوٹے دیوتا کا نہیں ہے جو ایک مختصر سے گروہ کے لئے جسے وہ اپنے معتقدین کا گروہ سمجھتا ہو، لڑتا جھگڑتا نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا خدا عامۃ الناس کا خدا ہے جو بحیثیت مجموعی خالق بھی ہے اور ان کا رازق بھی۔ اس سے مجھے قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا جملہ رب العلمین یاد آ گیا جس کے معنے تمام عالموں کا پیدا کرنے والے اور پالنے والے کے ہیں۔ گویا اسلام بحیثیت ایک فطری مذہب کے ہمارا اس مختصر سے سیاری زمین تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ ان تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا اور نگہبانی کرنے والا ہے جو ان بے شمار ستاروں میں موجود ہیں جو ہمارے نظام شمسی کے علاوہ جملہ معلوم و نامعلوم نظام ہائے شمسی کے اطراف گردش کر رہے ہیں۔ اور در اصل یہی اس عقل کامل اس عظیم صناع اس ذات لامتناہی کا صحیح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفہوم ہے جو تمام خلاو ملا پر محیط اور حاوی ہے۔ اور صرف یہی الفاظ اس خدائے بزرگ و برتر کو سمجھنے کا صحیح نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اس کے بعد میں نے پڑھا "وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" جس میں یہ نقطہ سمجھایا گیا ہے کہ فاصلہ، وقت، مقام اور قوم کی تعینات بے حقیقت ہیں اور یہ کہ صفات خداوندی ہر سمت کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ان امور کے ساتھ ساتھ ظاہر کی ایک ایسی عملی شکل بھی ضروری ہے جو صحیح روحانی عبادت کی ہدایت کرے جس سے مسلمانوں کا آفتاب پرست یا بت پرست فرقوں کی طرح بننا ناممکن ہو جاتا ہے وہ آیت یہ ہے۔ وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ۔ اس آیت کے پڑھنے کے بعد میری آنکھوں کے سامنے ان لوگوں کا ایک نقشہ کھنچ گیا جو شمال، جنوب اور مشرق و مغرب ہر چہار سمت سے ایک مرکز کی جانب اپنا رخ کئے ہوئے ایک عظیم الشان حلقہ بنائے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ایک غیر مرئی ہستی کی عبادت اور تخیل کے متحدہ اظہار کی قوت کو سمجھ سکتے ہیں نیکی کے اس زبردست حلقہ کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ پھر آیت ۱۷۷ میں یہ نظر آیا کہ اگرچہ ہمارے لئے بعض مقررہ احکام کی تعمیل ضروری ہے مگر یہ نہیں چاہیے کہ اپنی عبادت کو بے جان اور بے معنی اشاروں یا اقوال کی پست صورت ہونے دیں جیسا کہ ارشاد ہوا لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اتقی۔ ظاہر ہے کہ ہمیں اس ایک آیت میں خالق اور مخلوق دونوں کی خدمت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اس لئے کہ ایمان بغیر عمل بے کار کہا جا رہا ہے۔ مجھے اس موقع پر محسوس ہوا کہ اسلام روحانی اور اخلاقی ہر دو نقطہ ہائے نظر سے ہر مرد اور ہر عورت کی رہنمائی صراط مستقیم پر کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ اب مجھے سیل، میور اور دیگر یورپی مؤلفین کی نیتوں پر شبہ ہونے لگا

میں نے قرآن مجید کی چند آیتوں کا ترجمہ اس کتاب میں پڑھا جو مسیحی معلومات کی نشرو اشاعت کی مجلس کی جانب سے شائع ہوئی تھی اور جس کا نام قرآن تھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ اس ترجمہ میں ایک پیشہ ور مبلغ اور پادری نے سیل کی مکاریوں کا اعادہ کیا ہے۔ چنانچہ اب میرے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ میں نہایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احتیاط کے ساتھ ترجمہ کا مطالعہ کروں۔ اس لئے کہ میرا دل اس مقدس کتاب سے ایک نہ رکنے والے جذبے کے تحت متاثر ہو رہا تھا۔ آگے چل کر میں نے یہ پڑھا کہ موجودہ تمدن کی دو بدترین لعنتیں یعنی شراب اور قماربازی اس عظیم الشان کتاب میں قطعی طور پر ممنوع قرار دی گئی ہیں۔ اس بارے میں اس کے احکام دوسری جملہ مذہبی کتابوں کے متضاد احکام کے برخلاف بالکل واضح اور بین ہیں۔ مجھے ہر اس موقع پر قرآن پاک کے اس تفوق کا احساس ہونے لگا جو اسے اپنے پیشرو صحائف آسمانی پر حاصل ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں میں انسانوں کے تنزل اور تخریب کے دو بدترین ذرائع معدوم کر دیئے گئے ہیں۔

یہاں میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ اس مختصر سی تقریر میں ہر آیت اور ہر سورہ کے متعلق اظہار خیال کروں بلکہ میں صرف قرآن شریف کی ان خوبیوں کا تذکرہ کروں گا جن سے میں بے حد متاثر ہوا۔ اس وقت تک میں نے مسلمانوں کی لکھی ہوئی ایک کتاب بھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی کسی مسلمان سے ملاقات یا مراسلت کی تھی۔ میں دائرہ اسلام میں نصرانی تصانیف کے توسط سے اس توفیق کی وجہ سے داخل ہوا جو خدا نے مجھ میں ودیعت کی تھی نیز یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ میں اس زمانہ میں تن تنہا تھا۔ ضلالت کی قوتیں مجھے گھیرے ہوئی تھیں میرا ایسا کوئی دوست یا رہنما نہ تھا جو مجھے صحیح راستہ بتلاتا یا میرے مطالعہ میں حوصلہ افزائی کرتا۔

اس کے بعد میں نے آیت الکرسی کی تلاوت کی جس میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ اور پاکیزہ ترین تصور نظر آئی۔ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں ہو سکتا کہ مطالعہ قرآن کے ابتدائی درجہ میں ہی مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ درحقیقت یہی وہ کتاب ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ ایک مغربی باشندے کے دل پر آیت الکرسی کے الفاظ یقینی اور طاقتور آواز کے ساتھ اپنا اثر کرتے ہیں۔ اور اس ایک آیت میں ایک اوسط فہم کے آدمی کے لئے بھی خدا کے تصور کا وہ خلاصہ موجود ہے جسے ہر فرد سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کے لفظ کے پردے میں وہ روحانی رشد و ہدایت موجود ہے جس سے اہل بصیرت صبر و سکون اور روحانی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔

آیت الکرسی کے بعد ایک اور آیت ہے جس میں تحمل اور رواداری کا ملا جلا حکم موجود ہے جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج تک کسی مذہب کی جانب سے انسانیت کو عطا نہیں کیا گیا یعنی لا اکراہ فی الدین۔ کائنات میں کوئی ایسی شریعت موجود نہیں ہے جو کسی ایسی کتاب پر فخر کر سکے جس میں ضمیر کی اس قدر مکمل آزادی کا اعلان موجود ہو اور میرے خیال میں صرف اسی ایک آیت نے ہر زمانے میں کروڑوں انسانی جانوں کو بچایا ہے مسلمانوں پر یہ لازم گردانا گیا ہے کہ وہ تبلیغ کریں اور ان لوگوں کے ساتھ تحمل اور رواداری کا برتاؤ کریں جو ان سے اختلاف کرتے ہیں! اختلاف کے باوجود انہیں یہ نہیں چاہیے کہ کسی کو بجبر اسلام کو منوائیں اور میری نظر میں صرف یہی ایک واقعہ کہ آج ہم ایک ایسی ریاست میں ہیں جس کا فرمانروا ایک مسلمان ہے اور اس کے باوجود اس کی رعایا کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے جو ہمارے مذہب کی حیرت انگیز قوت رواداری کا بہترین ثبوت ہے میں نے گولکنڈہ کا قلعہ بھی دیکھا ہے جس میں ہندوؤں کا مندر موجود ہے۔ پھر صدر اعظم بہادر کو ہی لیجیے جو اسلام کے پیرو نہیں ہیں جن سے مجھے متعدد مرتبہ گفتگو کرنے کی مسرت حاصل ہوئی اور جنہیں ہر شخص عزت احترام کی نظر سے دیکھتا ہے میں بغیر کسی مزید تفصیل کے اس عظیم الشان ریاست حیدرآباد کے خاص خاص واقعات پر ہی اکتفا کرتا ہوں جہاں پہنچ کر میں بے حد خوش و خرم ہوں اور جس کی عنان حکومت ایک روشن خیال اور پرہیزگار فرمانروا کے ہاتھ میں ہے اور جس نے مجھے کچھ عرصہ قبل قصر شاہی میں شرف تکلم بخش کر میری بے حد عزت افزائی فرمائی جو کہ متذکرہ آیت کا زندہ نمونہ ہیں اور کیونکہ ان کا ابر کرم بلا تفریق مذہب و ملت ان کی جملہ رعایا پر سایہ فگن ہے۔ کاش آج دنیا میں ان کے جیسے اور فرمانروا بھی ہوتے تو مجھے یقین ہے کہ اس صورت میں یہ کائنات زیادہ حیرت انگیز سکون کی جگہ ہوتی۔

حضرات! آپ اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھ جیسے مبتدی کے لئے اسلام کی حقانیت سمجھنے میں کن کن دشوار گزار منزلوں سے گزرنا ہوا ہوگا۔ مجھے اسلام پر بذات خود غور کرنا پڑا اور اس راستہ میں قدم کو ٹھیر ٹھیر کر اٹھانا پڑا۔ اس لئے جن تصانیف نے میری رہبری کی ان میں اسلام کے خلاف کوٹ کوٹ کر مواد بھرا ہوا تھا ان میں بالخصوص ایک ایسے شخص کا ترجمہ بھی تھا جس نے اپنی تمام کوشش اس امر پر صرف کر دی ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے قارئین کے دل متن کے مطالعہ کے قبل ہی اس کے خلاف نفرت کے جذبات سے لبریز ہو جائیں۔

حضرات! آپ یہ باور فرما لیجئے کہ میں نے بہت قبل یہ امر تسلیم کر لیا تھا کہ قرآن پاک ہی وہ مکمل اور صحیح مقدس کتاب ہے جس کی مجھے تلاش تھی لیکن اس کے بعد سے کلام ربانی کا بہتر ادراک کے ساتھ مطالعہ شروع کیا اور ہر مرتبہ اس کی نئی نئی خوبیوں سے حیرت زدہ ہو گیا ہوں اور جواہر مجھ پہ ہر روز آشکار ہوتی رہتی ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی عمارت میں برقی روشنی کی ایک لہر دوڑا دی جائے جو منزل بمنزل اس کو منور کرتی جاتی ہے اور جیسے جیسے ہم اپنے ادراک میں ترقی کرتے جاتے ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے نئے نئے خزانے کا انکشاف ہوتا جاتا ہے۔ قرآن شریف کے مطالعہ میں میری بالکل یہی کیفیت آج تک ہے۔

قرآن مقدس کے متعلق جو ہم مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور جس میں ہماری رہنمائی کے لئے ہدایت ربانی موجود ہے، ایسی ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں مجھ سے بہتر انشا پردازوں نے اس صداقت سے لبریز الہامی کتاب کی لاکھوں اور کروڑوں خوبیوں اور عظمتوں پر خامہ فرسائی کی ہے میں ان مشہور اور معروف مسلمان اہل علم اصحاب کے بیان کردہ نکات اور تفسیر کی برابری کا وہم نہیں کر سکتا میں تو صرف ایک ایسے ناچیز طالب علم کی حیثیت سے خیالات کو پیش کر سکتا ہوں جس نے اپنی پر آشوب زندگی میں احکام ربانی کو سمجھنے کی رفتہ رفتہ کوشش کی ہو۔

اب میں آپ کے سامنے اپنی مقدس کتاب کے متعلق مغربی نقطۂ نظر کو پیش کرنا چاہتا ہوں میں اس سے قبل سیل کے ترجمہ کا ذکر کر چکا ہوں اس کے علاوہ پادری راڈویل کا ترجمہ بھی ہے جس کا اسلوب بیان زیادہ تر شاعرانہ ہے لیکن سورتوں کو اس عجیب غریب طریقہ سے ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر طالب علم اسے دیکھکر حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ راڈویل کا دعویٰ ہے کہ اس نے اپنے ترجمہ میں سورتوں کی ترتیب ان کے نزول کے اعتبار سے کی ہے اس ترجمہ کے نئے ایڈیشن میں عربی زبان کے مشہور پروفیسر مارگولیتھ کی لکھی ہوئی ایک تمہید بھی شائع ہوئی ہے جو اگرچہ سیل کے دیباچہ [illegible] کے خلاف تعصب سے لبریز ہے ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زمانہ بہت ایڈیشن کافی مقبول تھا لیکن اب شاذ و نادر ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پامر کے ترجمہ کا نسخہ ایک اوسط درجے کے طالب العلم کیلئے بہت
قیمتی تھا لیکن اس کو دوسری مرتبہ شائع کیا گیا ہے اور اب اسکی قیمت دو روپیہ فی جلد ہے۔ یہ نسخہ اکثر آجکل کانوں میں نظر آتا ہے۔ باایں ہمہ حقیقت نظر انداز
نہیں کی جاسکتی کہ انمیں کوئی ترجمہ بھی اطمینان بخش نہیں ہے کیونکہ مترجم نے قرآن پاک کو ایک ایسی عربی کتاب تصور کیا ہے جو ایک نیم مذہبی نقطۂ
نظر سے لکھی گئی ہو اور جسے انجیل سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ انکے علاوہ مرزا ابوالفضل الٰہ آبادی کا ترجمہ ہے جو انگلستان میں دستیاب نہیں دوسرا مولانا محمد علی
لاہوری کا ترجمہ ہے جسکو انگلستان میں اکثر مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ آخر الذکر کے دو ایڈیشنوں کی اشاعت انجمن احمدیہ لاہور اور دفتر اشاعت مسجد
ووکنگ کی جانب سے ہوئی ہے۔ یہی ترجمہ کے ایک ایڈیشن میں جو زیادہ قیمتی ہے ترجمہ کیساتھ عربی متن بھی موجود ہے۔ اور ایک دوسرے چھوٹے ایڈیشن میں
صرف انگریزی ترجمہ و نوٹس شامل ہیں۔ ان حالات کے تحت یہ امر نہایت ضروری تھا کہ ایک نیا ترجمہ شائع ہو جو نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ انگریزی بولنے
والے ممالک کے باشندوں کو بھی مطمئن کر سکے اور وہ ایک ایسے شخص کا کیا ہوا ہو جو اہل مغرب کی نظروں میں بھی ایک مشہور ادیب کی حیثیت رکھتا ہو اور جو خود بھی
ایک ممتاز مسلمان ہو۔ اسلامی تخیل کے نکتے سے لفظی ترجمہ بہت ہی تکلیف دہ ہے اسلئے عربی متن کے مطالب کی باریکیوں کو بعینہٖ منتقل کرنا ناممکن نظر آتا
ہے اور اس عالم ربانی کو بھی جسکا حامل قرآن پاک کا ہر لفظ ہے کسی دوسری زبان میں پیش کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ایک ایسے شخص نے جسکا
مشرق و مغرب دونوں میں احترام کیا جاتا ہے اور جسکی متعدد تصانیف ہر شخص کے مطالعہ میں رہ چکی ہیں بلا شبہ زمانہ موجودہ کے عربی کے بہترین عالم مستند اور ادیب
مانا جاتا ہے اور جو خود مسلمان بھی ہے اور جسکی بنا پر ہماری مقدس کتاب کے معانی کو احترام و صحیح جذبہ کیساتھ پیش کرنیکی قابلیت رکھتا ہے
سالہا سال کی محنت و عرق ریزی کے بعد نیا ترجمہ شائع کیا ہے جسنے انگریزی زبان میں معیاری ترجمہ کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ حضرات! ان حقائق کے پیش نظر مسٹر
پکتھال جیسی شخصیت سے آپکو متعارف کرانیکی ضرورت نہیں کیونکہ آپ خود انسے اچھی طرح واقف ہیں۔ جب مصنف موصوف کی تالیف قرآن عظیم کے معنی ایک ایسے زمانہ
میں شائع ہوئی ہے جب اسکی شدید ضرورت تھی۔ اس ترجمہ کی اکناف عالم میں تعریف و توصیف کیگئی ہے شکر کا مقام ہے کہ آخرکار ہماری
مقدس کتاب کا انگریزی زبان میں ایک ایسا ترجمہ موجود ہو گیا جسکو ہم اعتماد کیساتھ دوست اور دشمن ہر شخص کو پڑھنے کیلئے دے سکتے ہیں۔ ہمیں اب اس تشریح کی بالکل
ضرورت نہیں ہے کہ علامہ مترجم نے متن کی شکل بگاڑ دی یا اسمیں مختلف قسم کی غلطیاں سرزد ہوئیں اور بدیں وجہ اس ترجمہ کو معاندانہ تنقید کی روشنی میں بھی
پڑھا جاسکتا ہے۔ الغرض مسٹر پکتھال نے ایک ایسی تالیف مرتب کی ہے جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے اور جو مغرب یا قرآن مجید کے مطالعہ کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ
ثابت ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں مجھے ایک تجویز پیش کرنیکی اجازت ہو تو میں عرض کرونگا کہ میرے خیال میں مسلمانوں کو اس تالیف کے متعدد نسخے خریدنے چاہئیں تاکہ مغرب کے
جملہ انگریزی بولنے والے ممالک کے کتب خانوں [illegible] کیونکہ قدیم ترجموں کی جگہ یہ تازہ ترین ترجمہ لیگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فصیح و بلیغ اور بے عیب انگریزی میں شائع ہوا ہے اور جس سے قرآن مجید کے معلومات کی توسیع میں بہت مدد ملیگی۔ یہ ترجمہ [illegible] البلاغ علمی حلقوں کیلئے دلچسپی کا باعث ہوگی
کہ اس سال میں ڈیڑھ ہزار نسخے حاکم نے بحیثیت قرآن شریف کی چھوٹی نسخے ان مسلمانوں کی استعمال کیلئے طلب کئے جو جزائر میں قید تھے چنانچہ یہ نسخے روانہ کردیئے گئے اور
رسالہ بھی حاکم مذکور اور طلبائوں کی [illegible] کی جانب سے وصول ہوگئی۔ اب میں ایک ایسی چیز کا ذکر کرتا ہوں جسکی شدید ضرورت محسوس
کیجاتی ہے۔ برطانیہ عظمی میں اس وقت تقریباً تین لاکھ مسلم آبادی ہے جزائر برطانیہ کے اکثر حصوں میں مقیم ہیں اور بہت سے مختلف گروہ ہیں جو اکثر و بیشتر ملکر
اور حتی المقدور ایک مرکز سے رشد حاصل کرتا ہوں اسکے یہ معنی ہیں کہ مجھے مسلسل سفر کرنا پڑتا ہے اور سینکڑوں میلوں کی مسافت چند مہینوں میں طے کرنی پڑتی ہے۔ اس دوران
میں مسلمان مرد اور عورتوں کی تعلیم کیلئے قرآن شریف کے ایک مستند ترجمہ کی ضرورت شدید محسوس کی گئی [illegible] ان لوگوں کیلئے مطالعہ میں وقت صرف کرنا ناممکن کردیا
جسکے باعث ہمارا ایک بہت ہی اہم مسئلہ سے سابقہ ہوگیا ہے۔ لوگ عربی زبان کا اسطرح تعلیم نہیں پاسکتے لیکن تمام عربی نہیں پڑھ سکتے ہیں اس لئے انکو مطالب و معانی کو
سمجھنے میں [illegible] صرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کے نسخہ [illegible] ان لوگوں کو پڑھنے دیا [illegible] تعلیم کیلئے ضرورت ہے [illegible] قرآن مجید
کے نسخوں تمام اور مسلمانوں کے دیگر فرائض سے متعلق انگریزی کتابچے [illegible] مطالب [illegible]
لیکن [illegible] نتیجے [illegible] کی شان ہے [illegible] مقامات میں قائم [illegible]
مسلسل [illegible] ہوتی ہیں [illegible] ہمت [illegible] اہل علم اور
مسلمان [illegible] صحیح ترجمہ [illegible] ایک صحیح اور [illegible]
میں [illegible] یقیناً [illegible] اسلام کی [illegible] داخل ہو [illegible]
کرنیکے لئے احکام ربانی کی تعمیل کرینگے [illegible] اسلام [illegible] آج سخت ضرورت ہے [illegible] دینی و دنیوی فلاح کا خیال رکھنا [illegible]
کے مستند [illegible] ترجمہ [illegible] کتاب [illegible] اور ہمارے [illegible]
چیز اخبار و رسائل [illegible] لوگوں کی
[illegible] کی کوشش [illegible] معیشت [illegible] ایک ایسا [illegible]
محسوس کر [illegible] وقت [illegible] محبت [illegible] یہ لوگ سمجھے
[illegible] اسلام [illegible] صحیح ترجمہ [illegible] مسلمانوں کا [illegible] ہے کہ ہم [illegible] لوگوں کے سامنے
[illegible]

© rasailojaraid.com